حزب التحرير
Hizb ut Tahrir

مرکزی
میڈیا آفس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

جمعہ، 11 صفر 1438ھ | 1111/2016 | نمبر: 1438 AH/014

پریس ریلیز

(وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ)

"اور ہم نے اسی طرح ہر ہر شہر اور ہر ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم قرار دیئے ہیں اور آخر کار ان کا معاملہ اس حد کو پہنچ گیا کہ وہ مکر میں مشغول ہوگئے۔ لیکن وہ صرف اپنے آپ کو ہی فریب دیتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں" (الانعام:123)

امریکی صدارت کے لیے ٹرمپ کا انتخاب

امریکی صدارت کے لیے ڈونلڈ ٹرمپ کے انتخاب نے پوری دنیا میں شور شرابہ برپا کر دیا اور یورپ، ایشیا اور امریکہ کی اسٹاک مارکیٹوں کے لیے شدید جھٹکے کا باعث بنا۔ اس کے علاوہ جرمن چانسلر مارکل نے اس کے انتخاب پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور یہ کہا کہ تعاون کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ (ٹرمپ) جمہوری اصولوں اور اقدار کی تعظیم کرے۔ فرانس کے صدر نے بھی ٹرمپ کے بیانات پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا جو مشترکہ اقدار کے خلاف ہیں جبکہ یورپی وزرائے خارجہ کا اجلاس طلب کیا گیا تاکہ اس انتخاب کے نتائج پر بحث کی جائے۔

لیکن مسلمانوں کے لیے ٹرمپ کا انتخاب کیا معنی رکھتا ہے؟ کفار کے سردار امریکہ کی اسلام اور مسلم دشمنی کی بھٹی سے کچھ نیا سامنے نہیں آئے گا۔ کیا اوباما، "جمہوریت پسند" مسلمانوں کا دوست تھا؟! یا اس سے قبل ری پبلکن صدر بش جو سیر مسلمانوں کا دوست تھا؟! کیا وائٹ ہاوس میں اب تک آنے والے صدور نے اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے شدید دشمنی اور ہمارے علاقوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لیے مسلسل سازشوں، ہماری دولت اور قدرتی وسائل کی چوری ولوٹ مار، جابر حکمرانوں کی حمایت اور نبوت کے طریقے پر خلافت کے سائے میں مسلم امت کو یکجا ہونے سے روکنے کے علاوہ کچھ کیا ہے؟

پہلے جارج بش نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کیا تھا جب اس نے ہمارے لوگوں کے خلاف افغانستان پر جارحیت کا آغاز کیا تھا اور اسی دوران عراق میں جنگ کے دوران اس کے شیطانی عزائم نے واضح کر دیا کہ وہ مسلمانوں کو تباہ کر دینا چاہتا ہے۔ پھر اوباما آیا اور اس نے 2009 میں انقرہ اور قاہرہ اور 2011 جکارتہ میں اپنی چکنی چپڑی تقریروں کے ذریعے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ اور یہ سب کچھ اس سے پہلے تھا جب اس نے شام کے انقلاب کو ناکام بنانے کے لیے دمشق کے قاتل کی مکمل حمایت کر کے اپنی اصلیت واضح کر دی۔ اگرچہ اس نے ڈرون کے استعمال پر جارج بش کی مخالفت کی تھی جب وہ اپوزیشن میں تھا لیکن جیسے ہی وہ حکومت میں آیا اس نے ڈرون حملوں میں اضافہ کر دیا اور پاکستان، افغانستان، عراق، یمن، صومالیہ اور شام کی مسلم سرزمینوں میں دہشت، قتل وغارت گری اور تباہی کا بازار گرم کر دیا۔

ہم اسلامی عقیدے کی بنیاد پر اس موضوع پر خطاب کر رہے ہیں اور اسی لیے ہم امریکی حکمرانوں کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شدید اور گہری دشمنی کے علاوہ کسی چیز کے امید نہیں رکھتے۔ اس بات سے قطع نظر کہ وائٹ ہاوس میں کون سا نیا چہرہ آتا ہے حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اپنی اس پالیسی کو جاری رکھے گا جس کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا ہے۔ لیکن امریکہ ظاہری طور پر کتنا ہی طاقتور نظر آئے یہ سلسلہ ایسے ہی نہیں چلتا رہے گا، باطل کا خاتمہ ہو گا کیونکہ لوگوں کی مشکلات کو ختم ہونا ہی ہے جب مسلمان اپنے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے لیے استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اس فانی دنیا کو اللہ کی رضا پر ترجیح دیتے ہیں اور شریعت کے نفاذ کی جدوجہد کر کے اللہ کے کام کی حمایت کرتے ہیں۔ اور ایسا اس لیے ہے کہ وہ اس قابل ہیں کہ انسانیت کو امریکہ کے ہاتھوں پہنچائے گئے زخموں کو بھر سکتے ہیں اور انہیں کفر کے اندھیروں، سرمایہ دارانہ تہذیب کے ظلم اور اس محدود دنیاوی زندگی سے نکال کر انہیں اسلام کی روشنی، اس کے انصاف اور آخرت وجنت کے وسیع اور نہ ختم ہونے والی زندگی میں لا سکتے ہیں۔ یہ اس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ حق ہے اور امید ہے کہ وہ وقت دور نہیں ہے۔

(وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا)

ٹیلیفون/ فیکس: 009611307594 موبائل: 0096171724043
ای میل: ws-cmo@hizb-ut-tahrir.info
حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info

"اللہ نے وعدہ کیا ہے تم میں سے ان سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے کہ ضرور انہیں زمین میں حکمرانی دے گا جیسا کہ ان سے پہلے والوں کو دی تھی۔ اور ضرور ان کے لیے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا کہ انہوں نے میری ہی عبادت کی اور میرا کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا"(النور:55)

عثمان بخاش

ڈائریکٹر مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر